مسلمان کی پردہ پوشی
کے فضائل

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

درود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ خُوشبودار ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے، جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ جُمعرات اور شبِ جُمعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔[1]

کیوں کہوں بیکس ہوں میں کیوں کہوں بے بَس ہوں میں تم ہو میں تم پر فِدا تم پہ کروڑوں دُرود

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

1…کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ…الخ، الجزء ۱، ۱/۲۵۰، رقم: ۲۱۷۴

2…معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی…الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نِگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَةً"[3] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحْکام کی پَیْرَوی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی

---

3 ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا۔ ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفاظت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مخلوقِ خُدا کے عُیُوب سے بے نیازی

حضرت سَیِّدُنا علّامہ عبدُالوہّاب شَعرانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جامِع مسجِد کُوفہ کے وُضو خانے میں تشریف لے گئے تو ایک نوجوان کو وُضو کرتے ہوئے دیکھا، اُس سے وُضو میں اِستِعمال شُدہ پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! ماں باپ کی نافرمانی سے توبہ کرلو۔ اُس نے عرض کی: ''میں نے توبہ کی۔'' ایک اور شخص کے وُضو کے پانی کو مُلاحَظہ فرمایا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس شخص سے ارشاد فرمایا: ''اے میرے بھائی! بدکاری سے تَوبہ کرلو۔'' اُس نے عرض کی: ''میں نے توبہ کی۔'' ایک اور شخص کے وُضو کے پانی کو دیکھا تو اُس سے فرمایا: ''شَراب پینے اور گانے باجے سُننے سے توبہ کر لے۔'' اُس نے عرض کی: ''میں نے تَوبہ کی۔'' حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر غیبی باتوں کے اِظہار کے باعِث چُونکہ لوگوں کے عُیُوب ظاہِر ہو جاتے تھے، لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بارگاہِ خُداوندی میں غیبی باتوں کے اِظہار کے خَتم ہو جانے کی دُعا مانگی: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دُعا قبول فرمالی جس سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وُضو کرنے والوں کے گناہ جھڑتے نظر آنا بند ہوگئے۔[4]

جو بے مِثال آپ کا ہے تقویٰ تو بے مِثال آپ کا ہے فتویٰ
ہیں علم و تقویٰ کے آپ سنگم امامِ اعظم ابُو حنیفہ

4... فتاویٰ رضویہ ۲/ ۶۵۔ المِیزانُ الکبریٰ، کتاب الطھارۃ، الجزء ۱، ۱/ ۱۳۰ ملتقطاً وملخصاً

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو حکایت ہم نے ابھی سُنی، اس میں یہ بھی پتہ چلا کہ ہمارے اِمام، کروڑوں حَنَفیوں کے عظیم پیشوا، امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بڑی شان و عظمت ہے، آپ باکرامت بزرگ ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نگاہِ وِلایت کشف کے ذریعے لوگوں کے وضو میں استعمال ہونے والے پانی میں ان کی نافرمانیاں دیکھ لیتی تھی، بے شک یہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عظیم کرامت تھی، تاہم آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لوگوں کے عُیُوب پر مُطَّلَع ہونا گوارا نہ ہوا اور دُعا کے ذَرِیعے غیبی باتوں کا اِظہار ہونا ختم کروا دِیا۔ یہاں وہ لوگ عبرت حاصِل کریں جو حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مَحبَّت کا دم تو بھرتے ہیں، مگر زبردستی اُلٹے سیدھے سُوالات کرکے لوگوں کے عیبوں کو اُچھالنے میں مشغول رہتے ہیں، یاد رکھئے! بِلا مَصْلَحتِ شَرعی جان بُوجھ کر کسی مسلمان کا عَیب معلوم کرنا یا اُچھالنا گناہ و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔

پارہ 26 سُوْرَۃُ الْحُجُرَات، آیت نمبر 12 میں خدائے ستّار عَزَّوَجَلَّ نے دُوسروں کے اندر بُرائیوں کو تلاش کرنے سے منع کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

وَّلَا تَجَسَّسُوْا (پ۲۶، الحجرات: ۱۲) ترجَمۂ کنزالایمان: اور عیب نہ ڈھونڈو۔

صَدرُالْاَفاضِل حضرت علّامہ مَولانا سَیِّد مُفتی محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: یعنی مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو اور اُن کے چُھپے حال کی تلاش میں نہ رہو، جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی سَتّاری سے چُھپایا۔ (مزید فرماتے ہیں) حدیث شریف میں ہے: گمان سے بچو، گمان بڑی جھوٹی بات ہے اور مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو، اُن کے ساتھ لالچ و حسد، بُغض و بے دَردی نہ کرو، اے اللہ تعالٰی کے بندو! بھائی بھائی بنے رہو، جیسا تمہیں حکم دِیا گیا، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، اُس پر ظُلم نہ کرے، اُس کو رُسوا نہ کرے، اُس کی بے قَدری نہ کرے۔ (پھر اپنے مُبارک سینۂ بے کینہ کی طرف

اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے۔[5]

گالیاں جو بکیں عیب بھی نہ ڈھکیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلاشُبہ خُوش نصیب ہیں وہ مسلمان کہ جو اپنے کام سے کام رکھتے ہوئے اپنے نَفْس کی نگہبانی کرتے ہیں اور دُوسروں کے عیب ڈھونڈنے کے بجائے اپنی ذات میں مَوجود عیبوں کو دُور کرنے کے لئے شب وروز مصروف رہتے ہیں نیز اگر اُنہیں اپنے مسلمان بھائیوں کے عُیُوب کسی طرح معلوم ہو بھی جائیں تو شیطان کے بہکاوے میں آکر اُن کے عیب اُچھالنے کے بجائے رِضائے الٰہی کے لئے پردہ پوشی کرتے اور ثوابِ آخرت کے حقدار بنتے ہیں۔ عقلمندی کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جب کبھی دُوسرے کے عیب بیان کرنے کو جی چاہے، اُس وقت اپنے عُیُوب کی طرف مُتوجہ ہو کر اُن کو دُور کرنے میں لگ جانا چاہیے، خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ بہُت بڑی سعادت مندی ہے جیسا کہ

نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے ہیں: طُوْبٰی لِمَنْ شَغَلَہٗ عَیْبُہٗ عَنْ عُیُوْبِ النَّاسِ یعنی اُس شخص کے لئے خوشخبری ہے، جسے اُس کے اپنے عیب نے لوگوں کے عیب بیان کرنے سے باز رکھا۔[6]

پردہ پوشی کا مؤثّر طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اپنے مسلمان بھائیوں کی غیبتوں اور بُرائیوں سے بچنے کا ایک مؤثّر طریقہ یہ بھی ہے کہ انسان اپنے اندر پائی جانے والی خامیوں کی طرف نظر کرے، کیونکہ جب اُس کی نظر اپنی بُرائیوں پر پڑے گی تو یقیناً اُس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوگی کہ میری اِن

5... خزائن العرفان، ص ۹۵۰ ملخصًا

6... فِردَوس الاخبار، ۲/۴۶، باب الطاء، حدیث: ۳۷۴۲

بُرائیوں کا کسی کو پتا نہ چلے، لہٰذا اپنی غَلَطیوں کو پوشیدہ رکھنے کا یِہی احساس اُسے اپنے مسلمان بھائی کی غَلَطی اور بُرائی کو پوشیدہ رکھنے پر آمادہ کرلے گا۔ آیئے! اس ضِمن میں بزرگانِ دین رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی نصیحتوں پر مُشْتَمِل چند مدنی پُھول سُنتے ہیں، اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کے عیبوں کی پردہ پوشی کرنے کا ذہن بنے گا چُنانچہ،

اپنی بُرائیاں یاد کرلیا کرو

حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا فرمان ہے: اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَذْکُرَ عُیُوْبَ صَاحِبِکَ فَاذْکُرْ عُیُوْبَکَ جب تم اپنے ساتھی کی بُرائیاں بیان کرنا چاہو تو اپنی بُرائیاں یاد کرلیا کرو۔ (7)

سب سے زیادہ پسندیدہ بندہ

حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: اے ابنِ آدم! تم اُس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پاسکتے، جب تک لوگوں کے عُیُوب تلاش کرنا تَرک نہ کردو، جو عُیُوب تمہارے اپنے اندر پائے جاتے ہیں اُن کی اِصلاح شروع کردو اور اُنہیں اپنی ذات سے دُور کرلو، جب تم ایسا کروگے تو یہ چیز تمہیں اپنی ہی ذات میں مشغول کردے گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک ایسا بندہ سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (8)

فِرِشتوں کی دُعا

مشہور تابِعی بُزُرگ حضرت سیِّدُنا مُجاہِد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے اسلامی بھائی کا بھلائی کے ساتھ ذِکْر کرتا ہے، تو اُس کے ساتھ رہنے والے فِرِشتے اُسے دُعا دیتے ہیں کہ تمہارے

7…موسوعۃ لابن ابی الدنیا، باب الغیبۃ وذمھا، ۴/۳۵۷، رقم: ۵۶

8…موسوعۃ لابن ابی الدنیا، باب الغیبۃ وذمھا، ۴/۳۵۹، رقم: ۶۰

لئے بھی اِسی طرح ہو اور جب کوئی اپنے بھائی کو بُرائی (یعنی غیبت وغیرہ) سے یاد کرتا ہے، تو فِرِشتے کہتے ہیں: اے آدمی! تُو نے اُس کی پوشیدہ بات ظاہر کر دی! ذرا اپنی طرف دیکھ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر کر کہ اُس نے تیرا پردہ رکھا ہوا ہے۔ (9)

دوسروں کے عُیُوب سے غافل کرنے والی چیز

حضرت سیِّدَتُنا رابِعَہ عَدوِیَّہ رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہَا فرماتی تھیں: بندہ جب اللہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی مَحبَّت کا مزہ چکھ لیتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اُس کے اپنے عَیبوں پر مُطَّلَع فرما دیتا ہے اور اِس وجہ سے وہ لوگوں کے عیبوں میں مشغول نہیں ہوتا (بلکہ اپنے عیبوں کی اِصلاح کی طرف مُتوجہ رہتا ہے۔) (10)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم میں سے ہر شخص کو چاہیئے کہ جس طرح اپنی بُرائیوں اور عیبوں کے بارے میں دُوسروں سے پردہ پوشی کی خواہش رکھتا ہے، اِسی طرح دُوسروں کے عیبوں پر پردہ ڈالنا بھی پسند کیا کرے، کیونکہ ایمان کے کامل ہونے کی علامت یہ ہے کہ مسلمان دوسروں کے لئے بھی وہی پسند کرے، جو اپنے لئے پسند کرتا ہے چُنانچہ،

قُربان روزِ محشر دامن کا پردہ ڈھک کر
عیبوں کو میرے سَرور خود ہی چُھپا رہے ہیں

(وسائلِ بخشش، ص302)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کامِل مُسلمان کی نشانی

9...تَنبِیہُ الْغافِلِین، باب الغیبۃ، ص۸۸

10...تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین، ومن اخلاقھم: الاشتغال بعیوب انفسھم...الخ، ص۱۹۷

پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ تم میں سے اُس وقت تک کوئی کامِل مومن نہیں ہو سکتا، جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہ چیز پسند نہ کرے، جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (11)

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جان لو کہ انسان کا اِیمان اُس وقت تک کامِل نہیں ہوتا، جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے اُس چیز کو پسند نہ کرے، جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے اور بھائی چارے کا کم تر دَرَجہ یہ ہے کہ اپنے بھائی سے ایسا مُعاملہ کیا جائے، جیسا مُعاملہ اُس کی طرف سے اپنے حق میں پسند کرتا ہے۔ اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ تم اپنے بھائی سے اپنے حق میں پردہ پوشی، بُرائیوں اور عیبوں پر سُکوت کی اُمّید کرو گے اور اگر اُمّید کے بَر خلاف کچھ ظاہر ہو تو یقیناً اُس پر غضبناک ہو گے، تو یہ کیسی بے عقلی ہے کہ تم اُس سے تو پردہ پوشی کی اُمّید رکھو جبکہ خود اُس کے عیبوں پر پردہ نہ ڈالو۔ (12) حدیثِ قُدسی میں ہے: عَجِبْتُ لِمَنْ یَّشْتَغِلُ بِعُیُوْبِ النَّاسِ وَ ھُوَغَافِلٌ عَنْ عُیُوْبِ نَفْسِہٖ یعنی حیرت ہے اُس شخص پر جو لوگوں کے عُیُوب تلاش کرنے میں تو مصروف رہتا ہے، لیکن اپنے عُیُوب سے غافل ہے۔ (13)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مُصطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مختلف مواقع پر مسلمانوں کے عیب اُچھالنے سے منع کرتے ہوئے پردہ پوشی کے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے پردہ پوشی کے فضائل کے بارے میں 3 فرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

11 ... بخاری، کتاب الایمان، باب من الایمان... الخ، حدیث: ۱۳، ۱/۱۶

12 ... احیاء العلوم، ۲/۶۴۴-۶۴۵ ملخصاً

13 ... مجموعۃ رسائل الامام الغزالی، المواعظ فی الاحادیث القدسیۃ، الموعظۃ الاولٰی، ص ۵۶۵

وَسَلَّمَ مُلاحظہ کیجئے:

1. مَنْ رَاٰی عَوْرَۃً فَسَتَرَھَا کَانَ کَمَنْ اَحْیَا مَوْءُوْدَۃً مِّنْ قَبْرِھَا یعنی جو کسی کا پوشیدہ عیب دیکھے، پھر اُسے چھپالے، تو وہ اُس شخص کی طرح ہوگا کہ جس نے زندہ دفنائی گئی بچی کو قبر سے نکال کر اُس کی جان بچالی۔[14]

2. اِذَا اَرَادَاللّٰہُ بِعَبْدٍخَیْرًا بَصَّرَہٗ عُیُوْبَہٗ یعنی جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے، تو اُسے اُس کے عُیُوب سے باخبر فرمادیتا ہے۔[15]

3. مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی جو شخص کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے، تو خُدائے ستّار عَزَّوَجَلَّ قیامت کے روز اُس کی عیب پوشی فرمائے گا۔[16]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ آخری حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یعنی اگر کوئی حیادار آدمی پوشیدہ طور پر نامُناسب حرکت کر بیٹھے، پھر پچھتائے تو تم اُسے پوشیدہ طور پر ہی سمجھادو کہ اُس کی اِصلاح ہو جائے، اُسے بدنام نہ کرو، اگر تم نے اپنے بھائی کا پردہ رکھا تو اللہ تعالیٰ قیامت میں تمہارے گناہوں کا حساب پوشیدہ طور پر ہی لے گا، تمہیں رُسوا نہ کرے گا۔ ہاں! جو کسی کو تکلیف پہنچانے کی خُفیہ تدبیریں کر رہا ہو یا چھپ کر بُری حرکتیں کرنے کا عادی ہو چُکا ہو تو، اُس کا اِظہار ضرور کردو تاکہ وہ شخص اِیذا سے بچ جائے یا یہ شخص توبہ کرلے۔ غَرَض کہ صرف بدنامی سے کسی کو بچانا اچّھا ہے، مگر اُس کے پوشیدہ ظُلم سے کسی دوسرے کو بچانا یا اُس کی اِصلاح کرنا بھی اچّھا ہے، یہ فَرق خیال میں رہے۔ یہاں صاحبِ مِرقات رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو مُسلمان

---

14 ... مسنداحمد، مسندالشامیین، حدیث عقبۃ بن عامرالجھنی، ۶/۱۲۶، حدیث: ۱۷۳۳۴

15 ... شعب الایمان، باب فی الزھدوقصرالأمل، ۷/۳۴۷، حدیث: ۱۰۵۳۵ ملتقطاً

16 ... بخاری، کتاب المظالم والغصب، ۲/۱۲۶، حدیث: ۲۴۴۲

کی ایک عیب پوشی کرے، ربّ تعالیٰ اُس کی سات سو(700)بُرائیوں کی عیب پوشیاں کرے گا۔[17]

کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور سُنیں نہ کان بھی عیبوں کا تذکرہ یاربّ

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ شرحِ حدیث کی روشنی میں معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص کے اندر ایسی بُرائی پائی جائے جو دُوسرے مسلمانوں کیلئے باعثِ تکلیف ہو، تو ایسی صورت میں مسلمانوں کو اُس شخص کے نُقصان سے بچانے کی نِیّت سے اُس کی وہ بُرائی ظاہر کرنے میں کوئی حَرَج نہیں بلکہ یہ اچّھی بات ہے، مگر اِس بات کا بھی خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ اگر ضرورتاً دُوسروں کے سامنے کسی کی بُرائی ظاہر کرنی پڑ جائے تو بَڑھا چَڑھا کر بیان کرنے کے بجائے صِرف اُتنی ہی بُرائی ظاہر کی جائے کہ جس قدر اُس کی ذات میں موجود ہے۔

بَرَہْنَہ کرنے سے بھی بڑا گناہ

حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے حَواریوں سے فرمایا: اگر تم اپنے بھائی کو اِس حال میں سوتا پاؤ کہ ہَوا نے اُس سے کپڑا ہٹا دِیا ہے تو تم کیا کرو گے؟ اُنہوں نے عرض کی: اُس کی پردہ پوشی کریں گے اور اُسے ڈھانپ دیں گے۔ تو آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: بلکہ تم اُس کا پَردہ کھول دو گے۔ حَواریوں نے حَیرت سے کہا: بھلا ایسا کون کرے گا؟ تو آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کے بارے میں کچھ سُنتا ہے تو اُسے بَڑھا چَڑھا کر بیان کرتا ہے اور یہ اُسے بَرَہْنَہ (بَ۔رَہْ۔نَہ) کرنے سے بڑا گناہ ہے۔[18]

---

17 ... مرآۃالمناجیح، ۶/۵۵۱-۵۵۲بتغیر قلیل

18 ... احیاءالعلوم، ۲/۲۴۴بتغیر قلیل

اللہ اللہ! دیکھا آپ نے کہ اگرچہ ضرورتاً ہی کسی کی بُرائی ظاہر کرنی پڑے، مگر اُسے بڑھا چڑھا کر بیان کرنا کتنا بڑا گُناہ ہے۔ ظاہر ہے کہ اپنی طرف سے جتنا اِضافہ کِیا وہ سب جھوٹ ہو گا اور جھوٹ بولنا کبیرہ گُناہ ہے۔ بہر حال کسی کی پوشیدہ بُرائی دُوسروں کے سامنے بیان کرنے کی اجازت صِرف اِسی صورت میں ہے کہ جب وہ بُرائی دُوسروں کے حق میں نُقصان دِہ ہو اور اگر ایسا نہیں تو دُوسروں کو بتانے اور سب کی نظروں میں ایک مُسلمان کو ذلیل ورُسوا کرنے کے بجائے تنہائی میں نرمی کے ساتھ اُس کی اِصلاح کی کوشش کی جائے، کیونکہ اگر سب کے سامنے آپ کسی کی اِصلاح کی کوشش کریں گے تو عین ممکن ہے کہ وہ ضِدّی بن جائے اور اپنی غَلَطی تسلیم کرنے کے بجائے اُلٹا آپ کو رُسوا کر دے، لہٰذا حتَّی الْاِمکان تنہائی میں نصیحت کی جائے کہ یہ نہایت مؤثِّر ثابت ہوتی ہے جیسا کہ

تنہائی میں نصیحت دَر حقیقت زینت ہے

حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جس نے اپنے مُسلمان بھائی کو تنہائی میں سمجھایا اُس نے اُسے نصیحت کی اور زینت بخشی اور جس نے سب کے سامنے سمجھایا، اُس نے اُسے رُسوا اور بدنام کِیا۔

حضرت سیِّدُنا مِسْعَر بن کِدام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا: کیا آپ اُس شخص کو پسند کرتے ہیں جو آپ کو آپ کے عیبوں پر خبر دار کرے؟ فرمایا: اگر تنہائی میں نصیحت کرے تو پسند ہے اور اگر سرِ عام سمجھائے تو نہیں۔ (19)

اپنے سینے مسلمانوں کی طرف سے صاف رکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ دُوسروں کی ٹوہ میں رہتے ہیں اور اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے عیب اور بُرائیاں تلاشتے رہتے ہیں اور جب اپنے مقصد میں

---

19 ... احیاء العلوم، ۲/۲۶۰ بتغیر قلیل

کامیاب ہو جاتے ہیں تو موقع کی تلاش میں لگ جاتے ہیں اور پھر اُس کی عزّت، وقار ختم کرنے اور دوسروں کی نظر میں اُسے نیچا دِکھانے کے لئے کسی ایسی محفل میں یا ایسی مُعَزَّز شخصیّت کے سامنے، اُس کی پولیں (کمزوریاں) کھولتے ہیں کہ وہ کسی کو منہ دِکھانے کے قابل نہیں رہتا اور شرم سے پانی پانی ہو جاتا ہے، حالانکہ نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تعلیمِ اُمّت کے لئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو مُخاطب کرکے ارشاد فرمایا: مجھے کوئی صحابی کسی کی طرف سے کوئی بات نہ پہنچائے، میں چاہتا ہوں کہ تمہارے پاس صاف سینہ آیا کروں۔[20]

مشہور مُحَدِّث حضرت سَیِّدُنا شیخ عبدُالحق مُحَدِّث دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ حدیثِ پاک کے اِس حصّے **"مجھے کوئی صحابی کسی کی طرف سے کوئی بات نہ پہنچائے"** کی وَضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یعنی کسی کی کوتاہی، بُرے فعل، بُری عادت، اُس نے یہ کیا، یا اُس نے یہ کہا، فُلاں اِس طرح کہہ رہا تھا (اَلْغَرَض اِس طرح کی باتیں کوئی بھی کسی کے بارے میں نہ پہنچایا کرے)۔[21] نیز حدیث شریف کے اِس حصّے **"میں چاہتا ہوں کہ تمہارے پاس صاف سینہ آیا کروں"** کا خُلاصہ کرتے ہوئے مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مُفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (یعنی) کسی کی دُشمنی، کسی سے نفرت دل میں نہ ہُوا کرے۔ یہ بھی ہم لوگوں کیلئے ایک قانون کا بیان ہے کہ اپنے سینے (مسلمانوں کے کینے سے) صاف رکھو تاکہ اُن میں مدینے کے اَنوار دیکھو، ورنہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا سینۂ رحمت، نورِ کرامت کا خزانہ ہے، وہاں بُغض و کینے کی پہنچ ہی نہیں۔[22]

بہرحال اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ دوسروں کی ذات میں عیب ڈھونڈنے والے اگر اپنا

20… ابوداود، کتاب الادب، باب رفع الحدیث من المجلس، ۴/۳۴۸، حدیث: ۴۸۶۰

21… اشعۃ اللّمعات، کتاب الآداب، باب حفظ اللسان… الخ، ۴/۸۳

22… مرآۃ المناجیح، ۶/۴۷۲ ملخصاً

اِحتساب کریں اور اپنے عیبوں پر ایک سَرسَری نظر دوڑائیں تو شاید اپنی ذات میں مَوجود عیبوں کی کثرت دیکھ کر وہ خود بھی حَیرت کے سَمُندر میں غَرق ہو جائیں مگر آہ! لمبی لمبی اُمّیدیں، دُنیَوِی عیش و عِشرت کی چمک دَمک، خَوفِ خُدا سے محرومی اور گُناہ پر گُناہ کئے جانے کے باوُجود رَحمتِ الٰہی پر بے جا یقین اُنہیں اپنی اِصلاح سے غافل کر دیتا ہے۔ ایسے نادان دُنیا میں بھی ذِلّت کا مَزہ چکھتے ہیں اور آخِرت میں بھی اُنہیں رُسوائی کے عِلاوہ کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ آیئے! اِس ضمن میں ایک حدیثِ پاک سُنئے اور عبرت حاصل کیجئے چُنانچہ

مسلمانوں کے عُیُوب تلاش کرنے کی سزا

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: اے وہ لوگو جو زبانوں سے تو اِیمان لے آئے ہو، مگر تمہارے دل میں ابھی تک اِیمان داخل نہیں ہوا! مسلمانوں کی غیبت اور اُن کے عُیُوب تلاش نہ کِیا کرو، کیونکہ جو مسلمانوں کے عُیُوب تلاش کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا عیب ظاہر فرما دے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کا عیب ظاہر فرماتا ہے اُسے رُسوا کر دیتا ہے، اگرچہ وہ اپنے گھر میں ہو۔[23] ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: طعنہ دینے، غیبت وچُغل خوری کرنے اور بے گُناہ لوگوں کے عیب تلاش کرنے والوں کو اللہ تعالٰی (قِیامت کے دن) کُتّوں کی شکل میں اُٹھائے گا۔[24]

نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنے خبر رہے دیکھتے اَوروں کے عیب و ہُنر
پڑی اپنی بُرائیوں پہ جو نظر تو نگاہوں میں کوئی بُرا نہ رہا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یاد رہے! عُہدہ، وزارت یا کوئی بڑا مرتبہ و مقام مل جانا یقیناً نعمتِ خداوندی ہے، مگر عُہدہ وغیرہ

23... شعب الایمان، باب فی تحریم اعراض الناس، ۵/۲۹٦، حدیث: ٦۷۰۴

24... الترغیب والترھیب، کتاب الادب، الترھیب فی النمیمۃ، ۳/۳۹۵، حدیث: ۴۳۳۳

ملنے کے بعد بعضوں کے مِزاج میں بالکل ہی تبدیلی آجاتی ہے کہ پھر وہ اپنے مُتعَلّق کوئی خلافِ شان بات یا نصیحت سُننا بھی گوارا نہیں کرتے اور بالفرض اگر کوئی بے چارہ اِصلاح کی غَرَض سے اُن میں مَوْجود کسی حقیقی عیب کی نشاندہی کردے تو وہ آپے سے باہر ہو جاتے ہیں، نتیجتاً خامی بیان کرنے والے کی شامَت آجاتی ہے، اُس غریب پر گالیوں کی بوچھاڑ کر دی جاتی ہے، اگر اِس سے بھی غُصَّہ ٹھنڈا نہیں ہوتا تو لاتیں اور گھونسے بھی رَسید کئے جاتے ہیں، بالآخر اِس جُرم کے بدلے اُسے دَھکّے دے کر نوکری سے نکال دِیا جاتا ہے۔ ہمارے اَسلافِ کِرام عَلَیۡہِمۡ رَحۡمَۃُ اللہِ السَّلَام بے شمار خُوبیوں کے مالک تھے اور عُہدے وغیرہ مل جانے کے بعد بھی اُن کے روز مَرَّہ کے معمولات میں کوئی مَنْفی فرق نہ آتا تھا بلکہ مزید مُحتاط ہو جاتے تھے، یہ حضرات نَفْس و شیطان کی چالوں سے ہوشیار رہتے اور وقتاً فوقتاً اپنے ماتحتوں سے اپنے مُتعَلِّق پوچھا کرتے، اگر کوئی بتاتا بھی کہ آپ میں فُلاں فُلاں عیب ہے تو اُن کے چہروں پر ناگواری کا ذرّہ برابر بھی اَثَر دِکھائی نہ دیتا تھا چُنانچہ،

سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کا طرزِ عمل

خلیفۂ دُوُم اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ عُیُوب پر مُطَّلَع کئے جانے کو تحفہ خیال کرتے اور فرماتے: اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس شخص پر رَحم فرمائے، جو اپنے بھائی کو عیب پر مُطَّلَع کرنے کی صورت میں اُسے تحفہ دیتا ہے۔[25] نیز یقینی جنّتی ہونے اور عُیُوب کے بجائے بے شُمار خُوبیوں کا مالک ہونے کے باوُجود اشاد فرماتے: اللہ عَزَّ وَجَلَّ اُس شخص پر رَحم فرمائے، جو مجھے میرے عُیُوب بتائے۔

ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا سَلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ اَمیرُ المومنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اَعظم

25... احیاء العلوم، ۲/ ۲۶۲

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُن سے پُوچھا: مجھ میں کون سی بات آپ کو ناپسندیدہ معلوم ہوتی ہے؟ حضرت سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بتانے سے مَعْذِرَت کی، اَمیرُ المومنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِصرار کیا تو اُنہوں نے عَرْض کی: مجھے پتا چلا ہے کہ آپ کے دستر خوان پر دو(2) کھانے ہوتے ہیں اورآپ کے پاس کپڑے کے دو (2) جوڑے ہیں، ایک دن میں پہنتے ہیں اور دُوسرا رات میں۔ اَمیرُ المومنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اِس کے عِلاوہ کوئی بات؟ عرض کی: نہیں۔ اِس پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اِن دونوں باتوں کے مُتَعَلِّق آپ تسلّی رکھئے۔[26]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اگر کوئی ہَمدَرْد و مُخْلِص اسلامی بھائی ہمیں ہمارے اندر موجود کسی عیب سے مُتَعَلِّق بتائے تو رنجیدہ یا ناراض ہو کر اِینٹ کا جواب پتّھر سے دینے یا اُلٹا اُسی کی پولیں (کمزوریاں) کھولنے کی غَلَطی کرنے کے بجائے اُس کا شکریہ اَدا کرنا چاہئے کہ در حقیقت وہ ہمارا سب سے بڑا مُحْسن ہے، کیونکہ اگر وہ اِس عیب کو ہم سے چھپالیتا تو ممکن تھا کہ وہی عیب ہمیں ہلاکت وبربادی کی وادیوں میں گِرا دیتا، اَحادیثِ مبارَکہ میں تو اپنے مسلمان بھائی کو اُس کے عُیُوب پر مُطَّلَع کرنے کی باقاعدہ ترغیب بھی اِرشاد فرمائی گئی ہے۔ چُنانچہ،

مومن مومن کا آئینہ ہے

سرکارِ ابد قرار، شفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ یَکُفُّ عَنْہُ ضَیْعَتَہٗ وَ یَحُوْطُہٗ مِنْ وَّرَائِہٖ یعنی مومن، مومن کا آئینہ ہے، مومن، مومن کا بھائی ہے کہ اُس سے اُس کی ہلاکت کو دُور کرتا ہے اور اُس کی غیر مَوجُودَگی میں اُس

26... احیاء العلوم، ۳/ ۱۹۴-۱۹۵ ملخصاً

کی حفاظت کرتا ہے۔[27] ایک اور روایت میں ہے کہ اِنَّ اَحَدَکُمْ مِرْاٰۃُ اَخِیْہِ فَاِنْ رَاٰی بِہٖ اَذًی فَلْیُمِطْ عَنْہُ یعنی تم میں سے ہر ایک اپنے بھائی کا آئینہ ہے، تو اگر اُس میں بُرائی دیکھے تو اُسے چاہئے کہ اُس سے وہ بُرائی دُور کر دے۔[28]

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیم الاُمَّت مفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں کہ جیسے آئینہ چہرے کے سارے عیب و خُوبیاں ظاہر کر دیتا ہے، ایسے ہی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے عیب پر اُسے مُطَّلَع کرتا رہے تاکہ وہ اپنی اِصلاح کرے۔ غَرَض کہ رُسوائی کرنا ممنوع ہے، اِصلاح کرنا ثواب، (مزید لکھتے ہیں کہ) آئینہ اِس لیے دیکھتے ہیں کہ اپنے چہرے کے چھوٹے بڑے داغ دھبّے نظر آجائیں۔ طبیب کے پاس اِسی لیے جاتے ہیں کہ وہاں علاج ہو جائے، ایسے مومنوں کی صحبت نہایت مُفِید ہے۔ اِس لیے صُوفیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن فرماتے ہیں کہ ہمیشہ اپنے مُرِیدوں، اپنے شاگردوں کے پاس نہ بیٹھو، جو ہر وقت تمہاری تعریفیں ہی کرتے ہیں بلکہ کبھی کبھی اپنے مُرشِدوں، اپنے اُستادوں، اپنے بزرگوں کے پاس بھی بیٹھو جہاں تمہیں اپنی کمتری نظر آئے۔ ہاتھی پہاڑ کو دیکھ کر اپنی حقیقت کو پہچانتا ہے، ہمیشہ حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمتوں میں غور کیا کرو تاکہ اپنی گنہگاری، اپنی کمتری محسوس ہوتی رہے۔ مُحَقِّقِیْن صُوفیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اِس حدیث کے یہ معنیٰ کرتے ہیں کہ مومن جب کسی مسلمان میں عیب دیکھے تو سمجھے کہ یہ عیب مجھ میں ہے جو اُس کے اندر مجھے نظر آرہا ہے، جیسے آئینے میں اپنے جو داغ دھبّے نظر آتے ہیں، وہ اپنے چہرے کے ہوتے ہیں نہ کہ آئینے کے۔[29]

27... ابو داود، کتاب الادب، باب فی النصیحۃ والحیاطۃ للمسلم، ۴/۳۶۵، حدیث: ۴۹۱۸

28... ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب، ماجاء فی شفقۃ المسلم... الخ، ۳/۳۷۳، حدیث: ۱۹۳۶

29... مرآۃ المناجیح، ۶/۵۷۱

تُو نے دُنیا میں بھی عیبوں کو چُھپایا یاخدا حَشر میں بھی لاج رکھ لینا کہ تُو سَتّار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کردہ حدیثِ مبارَکہ اور اُس کی شرح سے معلوم ہوا کہ ہمیں ایسوں کی صحبت سے فیضیاب ہونا چاہئے کہ جن کی بَرَکت سے ہمیں اپنی ذات میں موجود عیبوں کی اِصلاح کا موقع نصیب ہو۔ افسوس کہ اب ایسی مدنی سوچ کہاں! اب تو وہ نازک دَور آگیا ہے کہ ہم اپنی جُھوٹی تعریفیں کرنے والوں اور ہاں میں ہاں مِلانے والوں کو ہی اپنا محبوب و محسن سمجھتے ہیں اور جو ہماری اصلاح کیلئے ہمیں آئینہ دِکھا کر ہماری اَصلِیَّت بتائے، اُسے اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتے ہیں۔

کمزوریِ اِیمان کی علامت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1285 صفحات پر مشتمل کتاب "اِحیاءُ العُلوم" جلد3 صفحہ 196 پر حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دِین دار لوگوں کی یہ خواہش ہُوا کرتی تھی کہ وہ دُوسروں کے بتانے سے اپنے عُیُوب پر مُطَّلَع ہوں، لیکن اب ایسا دَور آگیا ہے کہ ہمیں نصیحت کرنے اور ہمارے عیبوں پر مُطَّلَع کرنے والا ہمیں سب سے زیادہ ناپسندیدہ معلوم ہوتا ہے اور یہ بات اِیمان کی کمزوری کی علامت ہے۔ بُرے اَخلاق، ڈَسنے والے سانپ اور بچھو ہیں۔ اگر کوئی ہمیں یہ بتائے کہ تمہارے کپڑوں کے نیچے بچھو ہے، تو ہم خُوش ہو کر اُس کے اِحسان ماننے والے ہو جاتے ہیں اور بچھو کو اپنے سے دُور کرکے مار دیتے ہیں، حالانکہ بچھو کا زہر صِرْف بدن تک محدود ہے اور اُس کی تکلیف ایک یا دو دن تک رہتی ہے، جبکہ بُرے اَخلاق کے زہر کا اَثر ہمارے ضمیر پر ہوتا ہے اور اِس بات کا خَوف ہوتا ہے کہ مَرنے کے بعد ہمیشہ یا مُدّتوں اِس کا اَثر باقی رہے۔ اب حالت یہ ہے کہ کوئی ہمیں ہمارے عُیُوب پر مُطَّلَع کرے تو ہمیں یہ سُن کر خُوشی نہیں ہوتی

اور نہ ہی ہم اُس کے کہنے پر اُن عُیُوب کو دُور کرنے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ ہم نصیحت کرنے والے کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں اور اُسے کہتے ہیں کہ تم میں بھی تو فُلاں فُلاں عیب ہیں۔ (30)

بَہر حال اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ حاکم ہو یا محکوم، سیٹھ ہو یا نوکر، افسر ہو یا مزدُور، ڈاکٹر ہو یا مریض، ٹھیکیدار ہو یا مِستَری، اُستاد ہو یا طالبِ علم، بھابھی ہو یا دیورانی، ساس ہو یا بہو، الغَرَض عیب جوئی کی اِس منحوس بیماری نے ہر طبقے میں اپنے پنجے گاڑے ہوئے ہیں۔ انسان جب کسی کی پولیں (کمزوریاں) کھولنے پر آجاتا ہے تو وہ اَخلاقیات کی تمام حدیں پار کر ڈالتا ہے اور خُونی رِشتے بھی اُس کی نظر میں بے قدر و بے قیمت ہو جاتے ہیں حتّٰی کہ کبھی کبھار ایسی بدبختی غالب آجاتی ہے کہ ہدایت کے روشن تاروں یعنی صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جیسی مُقدَّس ہستیوں پر بھی طَعن و تَشْنِیع کرنے میں مُبتلا ہو جاتا ہے اور اُن کی پاکیزہ شخصیات بھی اُس بدنصیب کو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عیب دار نظر آنے لگتی ہیں۔ ایسوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے ڈر جانا چاہئے، کیونکہ صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں گستاخی کرنے والا دُنیا میں بھی ذِلّت کا مَزہ چکھتا ہے اور مَرنے کے بعد بھی ذِلّت و خواری اُس کا مقدّر بن جائے گی جیسا کہ

دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو، میرے بعد اُنہیں (تنقید کا) نشانہ نہ بنانا، جس نے اُن سے مَحبَّت رکھی، تو اُس نے میری مَحبَّت کے سبب اُن سے مَحبَّت رکھی اور جس نے اُن سے بُغض رکھا، تو اُس نے مجھ سے بُغض کے سبب اُن سے بُغض رکھا اور جس نے اُنہیں اَذِیَّت دی، اُس نے مجھے اَذِیَّت دی اور جس نے مجھے اَذِیَّت دی، اُس نے اللہ تعالیٰ کو اَذِیَّت دی اور قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کی پکڑ فرمالے۔ (31)

عَداوت اور کینہ اُن سے جو رکھتا ہے سینے میں　　وہی بدبخت ہے ملعون ہے مردود شیطانی

30… احیاء العلوم، ۳/۱۹۶ بتغیر قلیل

31… ترمذی، کتاب المناقب، باب فی من سبّ اصحاب النبی، حدیث: ۳۸۸۸، ۵/۴۶۳

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! اب میں آپ کے سامنے صحابۂ کِرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان کی شانِ عالیشان میں عیب تلاش کرنے والے ایک بدنصیب شخص کے عبرت ناک انجام پر مشتمل ایک حکایت پیش کرتا ہوں، چُنانچہ

صحابۂ کرام میں عیب نکالنے کا انجام

حضرت سَیِّدُنا امام جلالُ الدِّین سُیُوطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں کہ ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرشاد فرمایا: میرا ایک پڑوسی گمراہی کی باتیں کِیا کرتا تھا، اُس کے مرنے کے بعد میں نے اُسے خواب میں دیکھا کہ کانا ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کیا مُعاملہ ہے؟ جواب دِیا: میں نے صحابۂ کرام (عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان) کی مبارَک شان میں عیب نکالے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ کو عیب دار کر دِیا۔ یہ کہہ کر اُس نے اپنی پُھوٹی ہوئی آنکھ پر ہاتھ رکھ لیا۔[32]

محفوظ سَدا رکھنا شَہا! بے اَدَبوں سے اور مجھ سے بھی سَرزَد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے جہاں ہمیں صحابۂ کِرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان کی شان و عظمت کا پتا چلا، وہیں یہ بھی سیکھنے کو ملا کہ اگر زبان کو آزاد چھوڑ دِیا جائے تو بعض اَوقات یہ عیب جوئی میں اِس خطرناک حد تک بے قابو ہو جاتی ہے کہ اللّٰہ والوں کی شان میں بھی بَک بَک کرنے لگتی ہے، لہٰذا اِسے قابو میں رکھنا اِنتہائی ضروری ہے، ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہی زبان ہمیں روزِ محشر ذلیل و رُسوا کروا دے، جیسا کہ ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: زبان ایک دَرِندے کی طرح ہے، اگر تم اِسے باندھ کر نہیں رکھوگے تو یہ تمہاری دُشمن بن جائے گی اور تمہیں نُقصان پہنچائے گی۔[33]

یاد رہے کہ ایک مُسلمان پر حق ہے کہ وہ نہ تو کسی کو گالی دے، نہ بِلا اجازتِ شَرعی کسی کو بُرا کہے، نہ

32... شرحُ الصُّدور، باب فی نبذ من اخبار... الخ، ص ۲۸۰ ملخصاً

33... المستطرف، الباب الثالث عشر... الخ، الفصل الاول فی الصمت وصون اللسان، ۱/۱۴۶

کسی کی غیبت کرے اور سُنے، نہ کسی کے عُیُوب اُچھالے، نہ کسی کا راز کھولے، نہ کسی کو تکلیف دے، نہ کسی کی دل آزاری کرے، نہ بِلا اجازتِ شَرعی کسی کو مارے اور نہ ہی کسی کو بے جا تنقید کا نشانہ بنائے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ سرکارِ مدینۂ مُنَوَّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ یعنی کامل مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔[34]

بُرائی کا ساتھ نہ دیجئے

بعض لوگ خود تو عیب جوئی نہیں کرتے، مگر شیطان مَکّار دوسرے طریقوں سے اُنہیں اپنے جال میں پھانسنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ اِس طرح کہ جب کسی مجلس میں مسلمانوں کے چھپے عیبوں کو اُچھالنے کا سلسلہ شروع ہوتا ہے، تو ایسے لوگ اُنہیں اِس بُرے کام سے روکنے یا وہاں سے اُٹھنے کے بجائے اُلٹا اُن کی باتوں سے لُطف اَندوز ہوتے اور قہقہے بلند کرتے نظر آتے ہیں اور اِس طرح مسلمانوں کی عزّتوں کا سَرِعام تماشا بنانے میں شریک ہو جاتے ہیں، حالانکہ ہونا یہ چاہئے کہ اگر کوئی کسی کی خطا یا اُس کے عیب کا تذکرہ اُس کی موجودگی میں یا پیٹھ پیچھے شروع کرے تو کوئی شرعی مَصلَحت نہ ہونے کی صورت میں ثوابِ آخِرت کمانے کی نِیّت سے فوراً مسلمان کی عزّت کی حفاظت کرتے ہوئے بُرائی بیان کرنے والے کو اُس بُرے کام سے اَحسن انداز میں منع کیا جائے، ورنہ کم ازکم دل میں بُرا جانتے ہوئے اُس مجلس کو چھوڑ دیا جائے۔

عزتِ مسلم کے تحفظ کی فضیلت

34... بخاری، کتاب الایمان، باب المسلم مَن... الخ، ۱/۱۵، حدیث:۱۰

مُصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عافیّت نشان ہے: جو اپنے (مسلمان) بھائی کی پیٹھ پیچھے اُس کی عزّت کا تحفُّظ کرے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ وہ اُسے جہنّم سے آزاد کردے۔[35] ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: جس نے دُنیا میں اپنے بھائی کی عزّت کی حفاظت کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن ایک فِرِشتہ بھیجے گا، جو جہنّم سے اُس کی حفاظت فرمائے گا۔[36]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً پہلے کے مسلمانوں میں خَوفِ خُدا کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوتا تھا، بِالخُصُوص مسلمانوں کے عیبوں کی پردہ پوشی اور اُن کی عزّت کی حفاظت کے مُعاملے میں تو اُن کا انتہائی زبردست مَدَنی ذہن بنا ہوتا تھا، اگر اُن کے سامنے کوئی شخص کسی مسلمان کی غیبت کرتا یا اُس کی معمولی سی بھی بُرائی کرتا تو اُن کی غیرتِ ایمانی جاگ اُٹھتی اور وہ اپنے پَرائے کی پرواکئے بغیر عیب جوئی کرنے والے کو دوٹوک انداز میں اِس بُرے کام پر خبر دار کر دِیا کرتے تھے۔ آیئے! اِس ضِمَن میں دو(2) اِیمان اَفروز واقعات سُنتے ہیں چُنانچہ

بیٹے کو نصیحت

حضرت سَیِّدُنا شیخ سَعدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے بچپن کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں بچپن میں اپنے والدِ محترم کے ساتھ شب بیداری میں مصروف تھا اور قرآنِ پاک کی تلاوت کر رہا تھا۔ ہمارے اِرد گرد کچھ لوگ سوئے ہوئے تھے۔ میں نے اپنے والد صاحب سے کہا: اِن لوگوں میں ایک بھی ایسا نہیں جو بیدار ہو کر دو رَکعت نماز اَدا کر لیتا، اِس طرح سوئے ہوئے ہیں کہ گویا مَر چکے ہیں۔ یہ سُن

35... مُسندِ احمد، من حدیث اسماء ابنۃ یزید، ۱۰/۴۴۵، حدیث: ۲۷۶۸۰

36... موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب الغیبۃ والنمیمۃ، باب ذم المسلم عن عرض اخیہ، ۴/۳۸۵، حدیث: ۱۰۵

کر میرے والدِ محترم نے جواب دِیا: اے باپ کی جان! اگر تُو بھی سو جاتا تو اِس سے بہتر تھا کہ لوگوں کی عیب جوئی کرتا۔ (37)

آج بنتا ہوں مُعزز جو کُھلے حشر میں عیب
آہ! رُسوائی کی آفت میں پھنسوں گا یا ربّ
(وسائلِ بخشش ص:85)

امانت میں خِیانت کرنے والا

ایک عقلمند کے سامنے کسی جان پہچان والے نے ایک مُسَلمان کی غیبت کی، اُس عقلمند نے کہا: اے شخص! پہلے میرا دل فارِغ تھا، اب تُو نے غیبت کے ذَرِیعے میرا دل اُس مُسلمان کے عیبوں کے مُتَعَلّق وَسْوَسوں اور نَفْرتوں میں مشغول کر دِیا اور اُس مُسَلمان کو میری نظر میں کم تَر بنانے کی کوشش کی اور اِس طرح سے تُو بھی میرے نزدیک گندا ہوا، کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ تُو اَمانت دار ہے اور بات کو خُوب چُھپاتا ہے، اب جب کہ تُو نے اُس کا عیب کھولا تو معلوم ہو گیا کہ تُو اَمانت دار نہیں ہے، تیرے دل میں کوئی بات رُکتی نہیں۔ (38)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ یہ حضرات مسلمانوں کی عزّت و نامُوس کا کس حَسِین انداز میں دِفاع فرماتے کہ اگر اُن کا کوئی اپنا بھی کسی مُسَلمان کی غِیبت یا بُرائی کرتا تو رشتے داری یا دوستی کا لحاظ کرتے ہوئے اُس کی بات کو خاموشی سے سُن لینے یا ہاں میں ہاں مِلانے کی نادانی کرنے کے بجائے اِصلاح کی نِیَّت سے اَحسن انداز میں اُسے نیکی کی دعوت دیتے اور اِس بات کا اِحساس دِلاتے کہ

37... حکایاتِ گلستانِ سعدی، حکایت نمبر ۴۸، ص ۷۵ ملخصاً

38... تَنبِیهُ الغافِلِین، باب النمیمة، ص ۹۲ مفهوماً

مُسلمان کی غیبت کرنے یا اُس کے عُیُوب ظاہر کرنے سے جہاں ایک مسلمان کی عزّت خراب ہوتی ہے وہیں خُود غیبت کرنے اور عیب اُچھالنے والا بھی لوگوں کی نظروں میں اپنی اَہَمِّیَّت کھو بیٹھتا ہے۔ یاد رکھئے! لوگوں کے عیبوں کی ٹوہ میں مشغول رہنے والا شخص در حقیقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دُشمنی مول لیتا ہے چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا بکر بن عَبْد مُزنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ لوگوں کے عیبوں کا وکیل بنا ہوا ہے تو جان لو کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دُشمن ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفْیہ تدبیر کا شکار ہے۔[39]

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِصلاحِ اُمّت کے مقدس جذبے کے تحت، بے جا ستانے والوں، دِل دُکھانے والوں، چغلی اور تہمت کے مرض میں مبتلا مریضوں، گالیاں بکنے والوں، مسلمانوں کے عیب چھپانے کے بجائے خوامخواہ دُوسروں سے تذکرہ کرنے والوں، داڑھی مُنڈانے والوں، غیبتوں کا بازار گرم کرنے والوں کو چوٹ کرتے ہوئے، احسن انداز میں سمجھاتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں:

جو ستاتے رہیں دل دُکھاتے رہیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول

چُغلیوں تہمتوں، میں جو مشغول ہوں اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول

گالیاں جو بکیں عیب بھی نہ ڈھکیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول

داڑھیاں جو مُنڈائیں کریں غیبتیں اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تفسیرِ صراطُ الجِنان میں ہے کہ خود بڑے بڑے عیبوں میں مُبْتَلا ہونا اور دُوسروں پر طَعْن کرنا کافروں کا طریقہ ہے۔ یہ بیماری ہمارے ہاں بھی عام ہے کہ لوگ ساری دنیا کی بُرائیاں اور غیبتیں بیان کرتے اور خود اِس سے بڑھ کر عیبوں کی گندگی سے آلودہ ہوتے ہیں۔ ایک حدیثِ پاک میں بھی اِس بیماری کو بیان

39... تنبیہ المغترین، الباب الثالث... الخ، ومن اخلاقھم: الاشتغال بعیوب الناس... الخ، ص ۱۹۷

کیا گیا ہے۔[40] چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حُضورِ اَقْدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: یُبْصِرُ اَحَدُکُمُ الْقَذَاۃَ فِی عَیْنِ اَخِیْہِ، وَیَنْسَی الْجِذْعَ فِیْ عَیْنِہٖ تم میں سے کسی کو اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا تو نظر آجاتا ہے، لیکن اپنی آنکھ میں شہتیر نظر نہیں آتا۔ (یعنی دُوسرے کی چھوٹی سے چھوٹی بُرائی بھی نظر آجاتی ہے اور اپنی بڑی سے بڑی بُرائی بھی نظر نہیں آتی)[41]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عافیت اِسی میں ہے کہ خواہ مخواہ مسلمانوں کے عیبوں کی ٹوہ میں لگے رہنے کے بجائے، ہمیشہ اُن کی خوبیوں پر ہی نظر رکھی جائے اور اپنے اندر بھرے عُیُوب و نَقائِص کو دُور کرکے اپنی اِصْلاح کی جانب بھی پیش قَدمی کی جائے۔ مسلمانوں کی عیب جوئی کی بُری عادت سے پیچھا چُھڑانے، اپنے عیبوں پر نظر رکھنے اور اُنہیں دُور کرنے کا ایک بہترین ذریعہ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی اور روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرنا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی انعامات میں مسلمانوں کے عُیُوب کی پَردہ پوشی کی باقاعدہ ترغیب دِلائی گئی ہے، چُنانچہ 72 مدنی انعامات میں سے مَدَنی اِنعام نمبر 42 ہے: **"آج آپ نے کسی مُسلمان کے عُیُوب پر مُطَّلَع ہو جانے پر اُس کی پردہ پوشی فرمائی یا (بِلا مَصْلَحتِ شرعی) اُس کا عیب ظاہر کر دیا؟ نیز کسی کی راز کی بات (بغیر اُس کی اجازت) دوسرے کو بتا کر خِیانت تو نہیں کی؟"**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "غیبت کی تباہ کاریاں" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کے عُیُوب کی پردہ پوشی کے فضائل اور اُن کی غیبت و عیب جوئی کی تباہ کاریوں سے مُتَعَلِّق مزید معلومات کے لئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی

40... صراط الجنان، پ ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۰۷، ۱/ ۳۳۳

41... ابن حبان، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الغیبۃ، ذکر الاخبار... الخ، ۷/ ۵۰۶، حدیث: ۵۷۳۱

حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف فَیضانِ سنّت جلد دُوُم کا باب **"غیبت کی تباہ کاریاں"** پڑھنا انتہائی مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں غیبت کی تعریفات، غیبت کرنے والوں کے عذاب کے دردناک واقعات، چغل خوری و تکبر اور دیگر گناہوں کی آفات، علماء کی اہمیت سے مُتَعَلِّق اَہم معلومات، غیبت کے علاج، مسلمانوں کے عُیُوب کی پردہ پوشی کے فضائل، عیب اُچھالنے کی وعیدیں، کئی موضوعات پر غیبت کی سینکڑوں مثالیں، حکایات اور دیگر بے شمار مدنی پھول موجود ہیں، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیۃً طلب فرمایئے، خود بھی اس کا مُطالعہ کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جامعۃ المدینہ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نمازوں اور دیگر نیک کاموں پر اِستِقامت حاصِل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصِل ہوں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی تادمِ تحریر 97 سے زائد شعبہ جات میں سُنّتوں کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، اُنہی میں سے ایک شعبہ جامعۃُ المدینہ بھی ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُقدّس جذبے کے تحت علمِ دِین کو عام کرنے کیلئے، دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام جامعۃُ المدینہ کی سب سے پہلی شاخ 1995ء میں نیو کراچی کے عَلاقے گودھرا کالونی بابُ المدینہ (کراچی) میں کھولی گئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تک دُنیا کے مختلف مُمالک مثلاً پاکستان، ہند، جنوبی افریقہ، انگلینڈ، نیپال اور بنگلہ دیش وغیرہ میں سینکڑوں جامعۃُ المدینہ لِلْبَنِیْن اور لِلْبَنات قائم ہیں، جن میں ہزاروں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں عِلْمِ دِین حاصِل کر کے نہ صرف اپنی عِلمی پیاس بُجھا رہے

ہیں بلکہ دُوسروں کو بھی فیضانِ علم سے مُنوّر کرنے میں مصروف ہیں۔اِن جامعاتُ المدینہ کی خُصُوصِیَّت یہ ہے کہ دِینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ طَلَبہ کی اَخلاقی اور رُوحانی تَربِیَت بھی کی جاتی ہے، لہٰذا آپ بھی اپنی اَوْلاد کو جامعاتُ المدینہ میں داخِل کرواکر اُن کی اور اپنی دُنیاو آخرت کو بہتر بنانے کی کوشش کیجیے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں　　اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے مسلمانوں کے عیب بیان کرنے کی مذمت،اُن کے عیبوں پر پردہ ڈالنے کی فضلیت اور اپنے عُیُوب پر نظر رکھتے ہوئے اُن کی اِصلاح کرنے کے بارے میں قرآن وحدیث کے اِرشادات اور بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے اَقْوال وواقعات سُنے،قُرآنِ کریم میں دُوسروں کے عُیُوب ڈُھونڈنے سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ﴿وَّلَاتَجَسَّسُوْا﴾ (اور عیب نہ ڈھونڈو) نیز حدیثِ پاک میں اُس شخص کو خوشخبری عطا کی گئی ہے،جسے اپنے عُیُوب کی اِصلاح کی مَصروفیت، دوسروں کے عُیُوب بیان کرنے سے باز رکھے نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے بندے کے حق میں یہ بَھلائی کی بات ہے کہ اُسے اپنے عُیُوب دِکھائی دینے لگیں،یہی وجہ ہے کہ ہمارے اَسْلاف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن دوسروں کے عُیُوب،دیکھنے سُننے سے عافیت طَلَب کرتے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دُعا کے ذریعے لوگوں کے اَعْضا سے وُضو کے بہنے والے قطروں کے ذریعے،اُن کے گُناہوں پر مُطَّلَع ہو جانے والے کَشْف کو ختم کروا دِیا،اِسی طرح حضرتِ سَیِّدُنا شیخ سَعدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بچپن میں غیر ارادی طور پر لوگوں کی بُرائی سَرزَد ہوئی تو اُن کے والدِ ماجِد نے فوراً تنبیہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: کہ لوگوں کی غیبت کرنے کے بجائے،اگر تم سوئے رہتے تو زیادہ اچھا تھا،بہر حال دوسروں کی بُرائی کرنے والوں یا بُرائی سُن کر لطف اندوز ہونے والوں کو

چاہیئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈریں، کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگوں کے عیب اُچھالنے کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے چُھپے عیب لوگوں پر ظاہر فرمادے، لہٰذا فوراً اِس گناہ سے توبہ کیجئے نیز جن کی غیبتیں اور بُرائیاں بیان کرکے اُنہیں ذلیل و رُسوا کیا، اُن سے مُعافی بھی مانگ لیجئے اور آئندہ کیلئے دُوسروں کی بُرائی سے بچنے، صرف اپنے عُیُوب پر نظر رکھنے اور اُن کی اِصلاح کی کوشش کرنے کی نِیَّت کرلیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام "علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے اور اپنے اندر اَخلاقی خُوبیاں پیدا کرنے کے لئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **"علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت"** بھی ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا، نہایت ہی عظیم الشّان کام ہے چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ شاہِ آدم و بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ مُعَظَّم ہے: جہاد کی چار قسمیں ہیں:(1) نیکی کا حکم دینا (2) بُرائی سے منع کرنا (3) صَبر کے مقام پر سچ کہنا اور (۴) فاسِقوں سے بُغض رکھنا۔ جس نے نیکی کا حکم دیا، اُس نے مومنین کے ہاتھ مضبوط کئے اور جس نے بُرائی سے منع کیا، اُس نے فاسِقوں کی ناک خاک آلود کی۔[42] نیز ایک حدیث میں ہے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی گئی: لوگوں میں بہتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے زیادہ ڈرنے والا، رشتے داروں سے صِلَۂ رحمی زیادہ کرنے والا، بہت زیادہ نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے والا (سب سے بہتر ہے)۔

42...حِلْیَۃُ الْاَولیاء، محمد بن سوقۃ، ۵/۱۱، حدیث: ۶۱۳۰

[43] آیئے! بطورِ ترغیب علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت پر مشتمل ایک مَدَنی بہار سنئے اور اپنے اندر نیکی کی دعوت کا جذبہ بیدار کرنے کی کوشش کیجئے چُنانچہ،

باغ کا جُھولا

حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک مَحَلّے میں عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت سے مُتأثِّر ہو کر ایک ماڈرن نوجوان مسجِد میں آگیا۔ بیان میں مَدَنی قافِلوں میں سفر کی ترغیب دِلائی گئی تو اس نے مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کیلئے نام لکھوادِیا۔ ابھی مَدَنی قافلے میں اُس کی رَوانگی میں کچھ دن باقی تھے کہ قَضائے الٰہی سے اُس کا اِنتِقال ہو گیا۔ کسی اَہلِ خانہ نے مَرحوم کو خواب میں اِس حالت میں دیکھا کہ وہ ایک ہَریالے باغ میں ہَشّاش بَشّاش جُھولا جُھول رہے ہیں۔ پوچھا، یہاں کیسے آ گئے؟ جواب دِیا: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے کے ساتھ آیا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بڑا کرم ہوا ہے میری ماں سے کہہ دینا کہ میرا غم نہ کرے، میں یہاں بہت چین سے ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[44]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

43...شعب الایمان، باب فی صلۃ الارحام، ۶/۲۲۰، حدیث: ۷۹۵۰

44...مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مَدَنی پھول**" سے سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب سُنتے ہیں۔ ❀ سُنَنِ ابنِ ماجہ کی روایت میں ہے "تمام سُرموں میں بہتر سُرمہ "اِثْمِد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔"[45] ❀ پتّھر کا سُرمہ اِستِعمال کرنے میں حَرَج نہیں اور سِیاہ سُرمہ یا کاجل بَقَصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔[46] ❀ سُرمہ سوتے وقت اِستِعمال کرنا سُنّت ہے۔[47] ❀ سُرمہ اِستِعمال کرنے کے تین (3) منقول طریقوں کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: (1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں (2) کبھی دائیں (یعنی سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (یعنی اُلٹی) میں دو، (3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کرکے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔[48] اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ یاد رکھئے! تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربِیَت

45...ابن ماجه، ۱۱۵/۴، حديث: ۳۴۹۷

46...فتاویٰ ھندیة، ۳۵۹/۵

47...مرآۃ المناجیح، ۱۸۰/۶

48...شُعَبُ الْاِیمان، ۲۱۸/۵-۲۱۹

کاایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

رہوں ہر دم مُسافِر کاش "مَدَنی قافِلوں" کا میں
کرم ہو جائے مَوْلا گر! عِنایت یہ بڑی ہوگی

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کادُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[49]

(2) تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس

49…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة السادسة والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[50]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[51]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[52]

﴿5﴾ قُربِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[53]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

50...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الحادیة عشرة، ص ٦٥

51...القول البدیع، الباب الثانی، ص ٢٧٧

52...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الثانیة والخمسون، ص ١٤٩

53...القول البدیع، الباب الاول، ص ١٢٥

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (54)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (55)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قدر حاصل کرلی۔ (56)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

54... الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث:۳۰

55... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث:۱۷۳۰۵

56... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث:۴۴۱۵